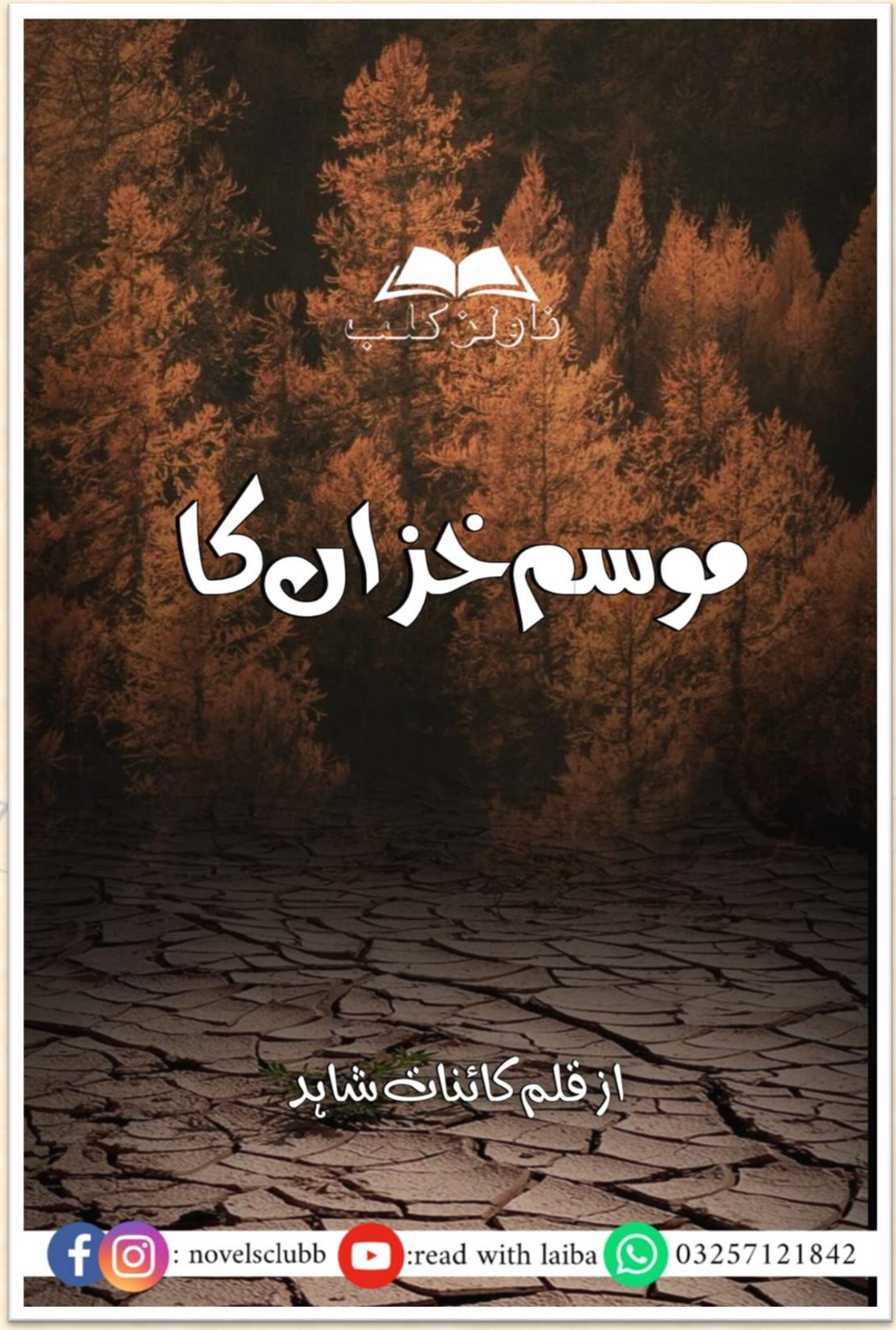
ناولز کلب
موسم خزاں کا
از قلم کائنات شاہد
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

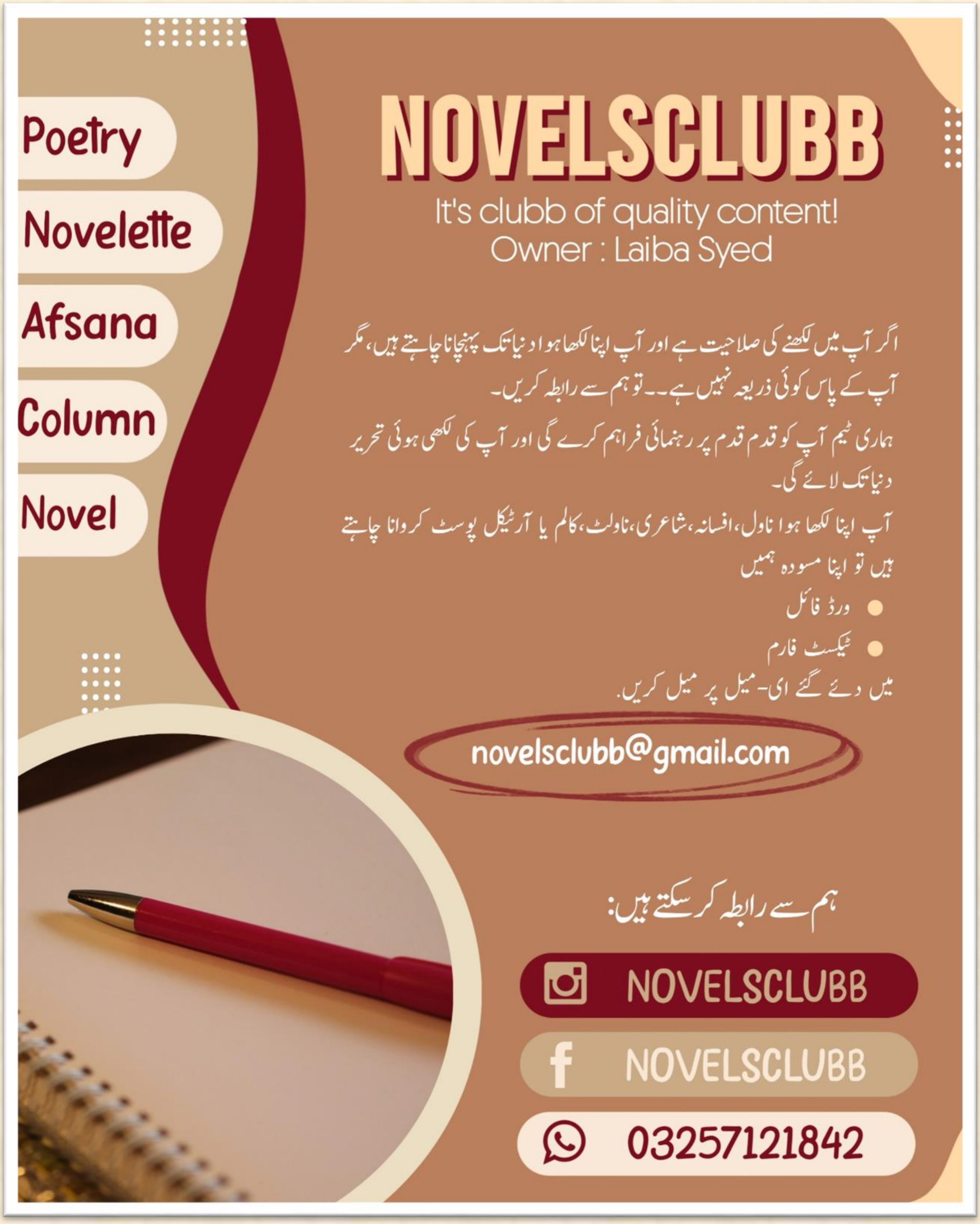

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

موسم خزاں کا

از قلم

کائنات شاہد

Clubb of Quality Content!

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

انتساب:

ہر اس شخص کے نام جس نے اپنی قیمتی شے کھو کر صبر کرنا سیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیش لفظ:

تمام تعریفوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے، جس نے مجھے لکھنے کی صلاحیت دی نہ صرف بلکہ مجھے ہمت بھی دی کہ میں اپنے قلم کی طاقت کو استعمال کروں اور زیادہ نہ صحیح تو تھوڑا ہی معاشرے میں اصلاح کر سکوں۔

کچھ کہانیاں لکھنا آپکا بخت ہوتی ہیں۔ آپ نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا کہ آپ اسکو لکھیں گے لیکن پھر اچانک اللہ تعالیٰ ایسے اسبابِ پیدا کر دیتا ہے کہ آپ ان کہانیوں کو لکھتے ہیں اور نہ صرف لکھتے ہیں بلکہ اپنے جذبات کو قلمبند کرتے ہیں۔ میرے لیے یہ کہانی بھی ایسی ہی ہے۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کبھی ایسی کوئی کہانی لکھوں گی لیکن پھر کچھ ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ مجھے اس کہانی کو لکھنا پڑا۔ یہ کہانی ایک خوبصورت سفر ہے کسی حقیقی انسان کا۔

اگر اب ہم اس کہانی کی بات کریں تو اس کہانی کے کردار حقیقی ہیں اور یہ کہانی بھی حقیقت پر مبنی ہے۔ اس کہانی میں آپکو منظر نگاری شاید نہ ملے کیونکہ یہ ایک آپ بیتی ہے

Clubb of Quality Content!

اور کسی کی زندگی کا سفر ہے اس کی روداد ہے۔ ایسے سفر کی روداد ہے جس میں پہلے ایک شخص نے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا اور مایوسی کی گہرائیوں میں خود کو بھول گیا لیکن پھر اس نے کچھ سوالات کا جواب تلاش کیا اور پھر اس نے ناامیدی سے اللہ پر امید کا سفر طے کیا۔

جزاکم اللہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ایک شوخ جہاں آباد تھا ہم سے، جہاں قہقہوں کی تھی انتہا

آج وہی جہاں ویراں ہے ہم سے، جہاں موج کی تھی انتہا

ایک چمک تھی اس آنکھ میں، ان قہقہوں کی گونج سے

آج اسی چمن میں خزاں ہے، جہاں کبھی بہار کی تھی انتہا

نہ سن سکا کوئی ان قصوں کو جو پر شوق تھے ہم سب کو سنانے کو

کر گئے فراموش وہ ان لفظوں کو، جنہیں سمجھتے تھے ہم حسن سخنور بے انتہا

(کائنات شاہد)

آج پھر سے وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی۔ آج پھر اسے وہ خواب میں آئے تھے۔ وہی جن کے جانے کے بعد اس نے شاید زندگی جینے کی عادت ڈال لی تھی یا پھر یوں کہوں کہ زندگی جینے کی بھونڈی نقل سیکھ لی تھی۔ وہ جب جب خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتی ہمیشہ اسے وہ خواب میں مل جاتے اور پھر سے وہ باہمت لڑکی کسی چھوٹے بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو پڑتی اور اسکو واپس زندگی کی طرف آنے کے لیے پھر سے کئی ہفتے درکار ہوتے لیکن وہ کبھی بھی کسی کو اپنے اندر ہوتی ہوئی ٹوٹ پھوٹ نہ بتاتی بلکہ اس

دورانیے میں وہ زیادہ سے زیادہ ہنستی اور سب کو یقین دلاتی کہ وہ بالکل نارمل ہے یا پھر خود کو یقین دلاتی کہ ہاں وہ بالکل نارمل ہے!

کتنی عجیب بات ہے نا کہ کبھی کبھی ہم اپنے کیے گئے ہر ایک عمل سے سب سے زیادہ یقین خود کو دلاتے ہیں کہ ہم بالکل نارمل ہیں، ہم بالکل مضبوط ہیں۔ اور پھر جب ہم خود کو یقین دلا دلا کر تھک جاتے ہیں اور ہمارے اندر سے 'چیٹنگ چیٹنگ' کی آواز سن کر تھک جاتے ہیں تو ہم پھر 'جائے نماز اور سجدوں' کا سہارا لیتے ہیں اور خود کا غبار آنسوؤں کی بدولت نکالتے ہیں لیکن یہ آنسو بھی سب کے سامنے نہیں بہاتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ان آنسوؤں کو خود میں سمونے والا صرف ایک "اللہ" ہی ہے ورنہ دنیاوی لوگ اور سہارے تو ان آنسوؤں کا سبب جانتے ہوئے بھی انجان بن جاتے ہیں۔

آج بھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی لیکن کس کے سامنے؟ آج بھی وہ 'اللہ' کے سامنے رو رہی تھی اپنے آنسو اللہ کے حضور بہا رہی تھی۔

"یا اللہ! جب بھی میں خود کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتی ہوں تو آپ کیوں انہیں میرے خواب میں بھیجتے ہیں؟ جب بھی میں کافی عرصہ کے بعد پر سکون ہونے کے لیے نیند کا سہارا لیتی ہوں تو کیوں آپ مجھے انکو دکھاتے ہیں؟ جنہیں دیکھ کر میرا کیا گیا صبر جواب دے دیتا ہے!" یہ کہتے ہوئے وہ پھر رو دی تھی۔ آج پھر اس کے پاس سوالات تھے اور اسے انکے جوابات چاہیے تھے۔

"میں آپ سے شکوہ نہیں کر رہی یا اللہ! لیکن میں سوال کر رہی ہوں میں جانتی ہوں میں آپ سے سوال بھی نہیں کر سکتی کیونکہ **بیشک آپ حکمت والے ہیں** لیکن میں کیا کروں؟ مجھے صبر نہیں آتا۔ آج سات سال گزر جانے کے بعد بھی مجھے انکی یاد ہمیشہ پہلے سے زیادہ آتی ہے۔ ہمیشہ انکی یاد پہلے سے زیادہ ستاتی ہے۔" اب وہ اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی۔

آتے ہیں نجانے کتنے لوگ ہی ہر روز اس دنیا میں
اس آنکھ کو اپنوں کے کھو جانے کا ملال تھوڑی ہے

(کائنات شاہد)

آج ایک بات تو طے تھی کہ آج کی رات پھر سے ماضی کے صفحات کی ورک گردانی کرتے ہوئے گزرنی تھی۔

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تو اس نے خود کو سب سے زیادہ اپنے والد کے قریب پایا تھا۔عام طور پر مشہور بھی یہی ہے کہ بیٹیاں والد کی لاڈلی ہوتی ہیں تو اسی مشہور مقولے کے تحت وہ اپنے والد کے زیادہ قریب تھی۔یہ روز کا معمول تھا کہ وہ انکے ہاتھ سے کھانا کھاتی تھی۔یہاں تک کہ وہ دس سال کی ہو چکی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے والد کے ہاتھ سے کھانا

کھاتی۔ یا یوں کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اس کے والد اسکے بغیر نوالہ نہیں توڑتے تھے۔ اس کے والد اکثر مزاق سے کہا کرتے تھے کہ:

"میری سب سے بڑی بیٹی اور سب سے چھوٹی بیٹی سب سے لاڈلی ہے باقی سب تو چھان پوڑا ہیں" اور اس بات پر باقی سب بہن بھائیوں کو بھی پہلے تو تھوڑا سا غصہ آتا لیکن پھر بعد میں ہنس پڑتے۔

اور کچھ محبتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی تشریح کرنے کے لیے ہر جواز اور شعر بھی کم پڑتے ہیں اور اس کی اور اسکے والد کی محبت بھی ایسی تھی۔

اس کی سب سے پسندیدہ سواری اپنے والد کے کاندھے تھے جن پر روز صبح وہ بیٹھ کر شاہی سواری کرتی تھی مطلب کہ باہر کا چکر لگا کر آتی تھی۔ کبھی اپنے بڑے بہن بھائیوں کو سکول چھوڑنے جاتی تو کبھی خود گھومنے جاتی۔ وہ اپنے اماں ابا کی سب سے لاڈلی تھی اور اپنے بہن

بھائیوں میں سب سے چھوٹی اور سب کے لاڈ پیار کی وجہ سے وہ تھوڑی، تھوڑی نہیں کافی خود سر تھی۔ روز صبح اپنی شاہی سواری پر گھومنے جانا پھر رات کو جب اس کے والد آتے تو وہ ان کے ساتھ پھر گھومنے جاتی اور اس طرح اس کے والد بھی اس کے خوب لاڈ اٹھاتے ۔اسی طرح زندگی کا پہیہ چلتا جا رہا تھا کہ اچانک وہ دن آیا جب اس کے والد اچانک بیمار پڑ گئے۔ وہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ تھا جب ایک روز اس کے والد مارکٹ گئے لیکن واپس وہ اپنے پاؤں پر نہ آئے۔ ان کو اچانک ہی فالج اٹیک ہوا اور شاید اللہ کو بھی کچھ اور ہی منظور تھا کہ جس وقت انہیں فالج اٹیک ہوا اس وقت بہت تیز بارش ہوئی اور انکو بروقت ہسپتال بھی نہ پہنچایا گیا اور یہاں سے ہوتا ہے اس چلبلی سی، نادان سی، ذہین سی لڑکی کا ایک ایسا سفر جہاں وہ خود کو بدلتی ہے اپنی خود سری کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتی ہے۔ اپنے رویے میں عاجزی لے آتی ہے اور آپکو کیا لگتا ہے کہ یہ عاجزی کا سفر اس نے کیسے کیا؟ کیسے اس نے خود کو بدلا؟

وہ پانچویں جماعت میں تھی جب اس کے والد کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا۔ انکو تیسرا فالج کا اٹیک ہوا اور اس کو یہی لگتا تھا کہ دعاؤں سے اس کے والد بالکل صحتیاب ہو جائیں گے لیکن بعض اوقات قسمت کے فیصلوں کے آگے انسان بے بس ہو جاتا ہے اور وہ ابھی اس بات سے انجان تھی۔

اس نے اپنی پانچویں جماعت میں پہلی عید الفطر مشکل گزاری۔ کیونکہ اس عید پر اسکے پاس اسکے والد نہ تھے! جو اسکی تعریف کرتے! جو اسکی چلبلی حرکتوں سے لطف اٹھاتے اور اس کو ڈھیر سارا پیار کرتے! اس دفعہ اسکے والد بستر پر تھے اور وہ بالکل بے بس تھی کیونکہ وہ تو تب بس اتنا جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں میں جو بھی مانگو وہ ہمیشہ ملتا ہے اور اسی لیے وہ سجدوں میں جا کر دعا مانگتی۔ سب کہتے کہ آپ نے پاپا سے باتیں کیا کرو کیا پتا کہ وہ تمہاری ہی بات کا جواب دے دیں! لیکن کوئی اس سے یہ نہیں پوچھتا تھا کہ وہ آخر کیوں اپنے والد سے بات نہ کرتی؟ وہ ان سے ناراض تو نہ تھی، لیکن وہ سب کو کیا بتاتی کہ اس نے ہمیشہ اپنے والد کو اپنی ہر بات کا جواب دیتے دیکھا ہے اور اب اب وہ اس کو جواب نہیں دیں گے تو وہ رو

پڑے گی۔ تو ایک روز وہ اپنے بابا سے بات کر رہی تھی کہ اچانک اسکو محسوس ہوا کہ اس کے والد کے لبوں پر حرکت ہوئی لیکن آواز نکلنے سے

انکاری تھی! اس لمحے اس نے اپنے والد کو بے بس محسوس کیا کیونکہ ان کی آنکھوں میں نمی تھی!!

ڈاکٹرز کہتے کہ اگر یہ صحتیاب ہو بھی گئے تو زیادہ چانسز اسی بات کے ہونگے کہ شاید وہ واپس بچپنے میں چلے جائیں! لیکن۔ وہ ہر روز بس یہی دعا کرتی تھی کہ ایسا نہ ہو!

اس کے والد کو فوڈ اور یورن پائپ لگ چکا تھا اس اٹیک کی وجہ سے۔ اس نے ہمیشہ اپنے والد کا رعب و دبدبہ دیکھا تھا لیکن اپنے والد کی اس بیماری کو دیکھ کر اسے اس معقولے کے بارے میں معلوم ہوا:

"ہر عروج کو زوال ہے"

وہ جو پانچویں جماعت کی لاابالی سی لڑکی تھی اچانک ہی اس نے ہر بات کو گہرائی سے سوچنا شروع کیا، لیکن پھر آئی وہ تاریخ رات جس میں اس کی تمام دعائیں رائگاں چلی گئیں!

گیارہ جنوری ہاں گیارہ جنوری ہی تھی جب وہ رات کو اپنے والد کے پاس سے آ کر سوئی اور پھر اسکی آنکھ صبح فجر کے وقت کسی کے رونے سے کھلی! وہ اچانک ڈر گئی، اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو آوازوں نے اور شدت اختیار کر لی! اور یہ آوازیں اسکو اپنے والد کے کمرے سے آ رہی تھیں! اس نے جب ان آوازوں کی سمت قدم بڑھائے تو سامنے کا منظر دیکھ کر اسکو ایک لمحے کے لیے لگا کہ اسکا سانس بند ہو گیا! اس کے سر پر سارے گھر کی چھت گر گئی! کیونکہ سامنے اس کے والد کے چہرے کو کمبل کی مدد سے چھپایا گیا تھا اور ہر کوئی وہاں پر رو رہا تھا۔ اسکو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر سب رو کیوں رہے ہیں؟ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پھر اسکی والدہ نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسکے سامنے اسکے والد کے چہرے سے کمبل اٹھایا تو اسکا سانس بند ہو گیا کیونکہ اس کے والد اسکو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلے گئے تھے! اس وقت اسکی ساری دعائیں رائگاں چلی گئی تھیں، اور وہ رونا چاہتی تھی لیکن اسکے آنسوؤں نے اسکا ساتھ نہ دیا۔ سب رو رہے تھے آہ و پکار کر رہے تھے لیکن اسکو یہ سب پسند نہ آیا۔ وہ سب سے چھوٹی تھی لیکن پھر بھی اسے یہ سب پسند نہیں آیا۔ اس نے کہیں پر سنا

تھا کہ جب کوئی اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے آنسو نہیں بہاتے کیونکہ اسکو تکلیف ہوتی ہے اور پھر وہ آپ سے خواب میں بھی ملنے نہیں آتے اس لیے وہ خاموش تھی۔ ایسے خاموش جیسے سمندر کی لہریں ہوتی ہیں ساکن! لیکن جب درد حد سے بڑھا اور سینے میں کسی نے پتھر رکھا تو اس نے نماز فجر ادا کی لیکن اسکو پھر بھی رونا تھا۔ خود پر جبر کرنے کے باوجود آخر کار اس نے بھی آنسو بہائے! لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں اور پھر سے وہ خاموش ہو گئ! اس نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ کسی کا جنازہ دیکھا تھا اور وہ اسکے خود کے والد کا تھا! اس نے پہلی مرتبہ کسی کی موت دیکھی تھی اور وہ بھی اسکے والد کی تھی! یہ سب تب ہوا جب اسے معلوم نہیں تھا کہ موت کیا ہوتی ہے؟

"موت تو عارضی اور ابدی زندگی کے درمیان کے وقفے کا نام ہے!"

یہ سب تب ہوا جب اسے بالکل معلوم نہیں تھا کہ یتیم بچے کون ہوتے ہیں؟ لیکن پھر کسی نے کہا کہ اب تو یہ بچے یتیم ہو گئے! اور وہ ان کو خالی خالی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ جس

لفظ کا اسے مطلب بھی نہیں معلوم تھا وہ کیسے مان لیتی کہ وہ 'یتیم' ہو گئی لیکن ابھی وہ کچھ بولنے کی حالت میں نہیں تھی۔

اور پھر آہستہ آہستہ وقت بھی گزرتا گیا اور ہر کوئی اپنی روٹین کی طرف واپس آ گیا۔ اس کے بہن بھائی، والدہ، ہر کوئی! لیکن ابھی بھی ایک وجود ایسا تھا جو نارمل نہ ہو سکا! وہ جو اپنے والد کی سب سے لاڈلی تھی! وہی نارمل نہ ہوئی لیکن وقت کا پہیہ گزرتا گیا اور اس نے بھی جینے کی بھونڈی نقل شروع کر دی!

زندگی جبر مسلسل کی طرح کاٹی ہے
جانے کس جرم کی پائی ہے سزا یاد نہیں

اب وہ خود سر لڑکی خاموش ہو گئی۔ وہ کسی کے لہجوں کو کسی کھاتے میں نہ لانے والی اب ان لہجوں کی پہچان کرنے لگ پڑی! وہ جو ہر وقت ہنستی کھیلتی تھی اب خاموشی اس کی طبیعت کا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خاصہ ہو گئی!وہ جسے کبھی اندھیرے سے خوف آتا تھا وہ اب اندھیرے کو پسند کرنے لگ پڑی!وہ جو محفلوں کی رونق تھی اب وہ تنہائی پسند ہو گئی!لیکن افسوس!صد افسوس!کہ کسی کو بھی یہ تبدیلیاں نظر نہ آئیں۔اور نہ ہی اسنے کسی کو دکھانا چاہی۔

ہم یہی تو کرتے ہیں جب کوئی بھی چیز ہماری مرضی کے برعکس ہوتی ہے تو ہم خود کو مایوسی کی دہائیوں پر چھوڑ آتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ 'مایوسی کفر ہے'۔جبکہ ہمیں چاہیے کہ ہم ان حالات کا بھی سامنا کریں اور خود کو حالات کے دھارے پر نہ چھوڑیں بلکہ انکا سامنا کریں کیونکہ عقلمندی اور حکمت بھی یہی ہے۔لیکن ہم کہاں جانتے ہیں اسکو؟ ہمیں تو بس اتنا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز ہماری مرضی کے خلاف ہوئی ہے تو ہم مایوس ہیں۔ہم اس میں پوشیدہ اللہ کی حکمت کو تو دیکھتے ہی نہیں!لیکن مزے کی بات تو یہ ہے کہ ہم پھر بھی **اشرف المخلوقات** ہیں کیونکہ ہمارے پاس دماغ ہے،کیونکہ ہم عقل و شعور رکھتے ہیں!ایسا دماغ جسکو کبھی استعمال نہیں کرتے!

خیر وقت گزرتا گیا اور اب وہ آٹھویں جماعت میں آ گئی۔ وہ ہر سال ٹرافی لیتی لیکن اب اس کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس نے ان تین سالوں میں خود پر ایک خول چڑھا رکھا تھا، کسی سے بات نہ کرنے کا خول! وہ بس خاموش رہتی تھی، وہ جو ساری نمازیں پڑھتی تھی اب اس نے نمازوں میں کوتاہی کرنا شروع کر دی! وہ اللہ سے دور ہوتی گئی اور کبھی کبھی تو اسکو بن بات کے بہت رونا آتا لیکن وہ حیران ہوتی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ پھر ایک دن اسے جواب مل گیا! وہ یہ کہ:

"جب کبھی آپکو بنا بات کے رونا آتا ہے نہ تو آپکی روح کو اسکی غذا نہیں مل رہی ہوتی! اور روح کی غذا جانتے ہو کیا ہے؟ اللہ کا ذکر! جب آپ اللہ کا ذکر کرنا چھوڑ دیتے ہو تو آپکی روح روتی ہے کہ اس کو بھی غذا چاہیے اور پھر آپکو بنا بات کے بہت سا رونا آتا ہے!"

اس جواب کے بعد اس کو ادراک ہوا کہ نجانے کتنی ہی دیر گزر گئی کہ اس نے اپنی روح کو اسکی غذا سے دور کیا ہے اور جب وہ ان لمحوں کو گننے کی کوشش کرنے لگی تو اسکو گنتی بھول گئی! وہ شرمندہ ہو گئی کہ آخر وہ اپنے رب کو بھول گئی؟ اس رب کو جو اس کو اس دنیا

کی ہر چیز سے زیادہ پیار کرتا ہے! اور یہ ادراک ہی اس کو شرمندگی کی گہرائی میں ڈالنے کے لیے کافی تھا۔ پھر اسکے بعد اس میں ایک تبدیلی آئی! وہ یہ کہ اس نے اپنی روح کو اسکی غذا دینا شروع کر دی۔ دن میں پانچ مرتبہ نہیں تو کم از کم ایک مرتبہ تو وہ ضرور اپنے خالق کے حضور سجدے میں جاتی! اور اس طرح اب وہ بلاوجہ نہیں روتی تھی!

وقت گزرتا گیا اور وہ اب نویں جماعت میں آچکی تھی۔ اس کو اب کافی حد تک لہجوں کی پہچان بھی ہو چکی تھی! لیکن اب وہ پہلے سے زیادہ حساس ہو گئی تھی۔ اس کے جذبات کی چابی اب دوسروں کے ہاتھ میں ہوتی۔ کوئی بھی جب مرضی اسکو خوش یا اداس کر سکتا تھا اور یہ کوئی فائدہ مندبات نہیں تھی۔ اس طرح لوگ اس کو زیادہ سے زیادہ ہرٹ کرتے تھے اور اب وہ پھر سے روتی، لیکن اب اسکو خود کی اس کمزوری پر بھی کام کرنا تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے اور اسی طرح ابھی بھی گزر رہا تھا لیکن اب شاید قسمت اور اللہ تعالیٰ چاہتے تھے کہ اب وہ لڑکی اسکی طرف صحیح سے لوٹے اور زندگی کو جیے، اس لیے اللہ نے اس پر اپنی ایک اور نعمت دی جو کہ تھی اسکی نویں جماعت کی دوستیں! وہ

دوستیں اسکے لیے اندھیرے میں روشنی کا پیغام لے کر آئیں۔ انہوں نے سے زندگی کی طرف لوٹنا سکھایا! اسے بتایا کہ: "جو چلے جاتے ہیں ان کے ساتھ زندگی ختم نہیں ہوتی بلکہ انسان کو انکے لیے زندگی جینی ہوتی ہے تاکہ روز قیامت آپ ان کے لیے اذیت کا باعث نہ بنیں۔ انہوں نے اسے بتایا کہ تم اپنے رب کی نعمتوں کی ناشکری کر رہی ہو! تم اپنے تمام رشتوں کے ساتھ خیانت کر رہی ہو! اگر ایسا ہی چلتا رہا تو پھر انکے جانے کے بعد بھی تم پچھتاؤ گی! تم اپنی والدہ، بہن بھائیوں کی خاطر بھی تو جی سکتی ہو! کیا وہ تمہیں کامیاب ہوتا ہوا نہیں دیکھنا چاہیں گے؟"

اور اس دن اسے معلوم ہوا کہ 'دوست کتنی بڑی نعمت ہوتے ہیں! لیکن اصلی اور مخلص دوست! ' آپکا مخلص وہی ہوتا ہے جو آپکی موجودگی اور غیر موجودگی میں بھی آپکی عزت کرے اور اس کا دفاع کرے۔ اصلی دوست وہ ہوتا ہے جسکو آپکی کمزوریوں کا علم ہو لیکن وہ ان کمزوریوں سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ انہی کمزوریوں کو آپکی طاقت بنائے! ' اصلی دوست کیا ہوتے ہیں اسکو تب معلوم ہوا!

کوئی پوچھے کون ہوں میں تو کہہ دینا:

ایک اجنبی سا دوست ہے جو مانگتا ہے مجھکو دعا میں

اک عجیب سا ہے سر پھرا جو کھڑا ہے میرے ساتھ میرے ہر اک مشکل حال میں

(کائنات شاہد)

اور اس دن کے بعد وہ لڑکی جو راستہ بھول چکی تھی، بھٹک چکی تھی اب وہ زندگی کو تلاش کر رہی تھی اور زندگی نے بھی اسے اب گرمجوشی سے گلے لگایا!

اسکے دوستوں نے بتایا کہ:

"آگر تمہارا اللہ پر یقین پختہ ہو گا اور اس کے ساتھ تعلق مضبوط ہو گا تو تم اس کے ہر فیصلہ میں کوئی حکمت تلاش کرو گی!"

Clubb of Quality Content

اور یہ بات اس لڑکی کو سمجھ آئی !اور اس نے اپنے والد کی وفات کے چوتھے سال انکی وفات کو 'قبول' کیا اور رب کی رضامندی میں رضامند ہو گئی۔

اسنے تب جانا 'ہم سب مٹی کی امانت ہیں اور مٹی میں ہی جائیں گے، ہم سب اس دنیا میں آنے سے پہلے اپنے رب سے وعدہ کر کے آئے ہیں کہ ہم اسکی طرف لوٹیں گے اور اس وعدے کی تکمیل ہر ذی روح کو کرنی ہے !اس کو تب معلوم ہوا کہ موت ابن آدم کی میراث ہے۔'

اور جب اس نے اس بات کو سمجھا تو اسکی زندگی میں کافی حد تک سکون آ گیا اور اب وہ کافی مطمئن ہو چکی تھی، لیکن پھر اس نے کہیں پر پڑھا کہ 'اللہ تعالیٰ اانے بندوں سے بات کرتا ہے !'اور اب اسکو یہ تلاشنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کیسے اپنے بندے سے بات کرتا ہے ؟اور اب اسکی زندگی نے اس سوال کا جواب ڈھونڈنا تھا۔

وہ.بہت سوچتی کی آخر کیسے اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے بات کرتا ہے ؟اس کے جواب میں اس کا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہوتا گیا۔اس نے نماز قائم کرنے کی کوشش کی اور وہ

پھر اپنے رب سے بے تحاشا باتیں کرنے لگ پڑی۔ اس کے سامنے آنسو بہانے لگ پڑی لیکن ایک روز اس کی تلاش ختم ہوئی! ایک روز اس نے نماز میں آنسو بہا کر قرآن مجید پڑھا نہ صرف پڑھا بلکہ اس کا ترجمہ پڑھا! اور وہ ساکت رہ گئی! وہ جو ابھی اس نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی اس سے بات کی تھی بالکل یہی جواب اس کو مل گیا! اور اس قدر خوبصورت انداز میں کہ جو کچھ دیر پہلے اسکی انکھوں میں اذیت کے آنسو تھے اب وہ شکر کے آنسو تھے! خوشی کے آنسو تھے! اسکی مثال اس وقت ایسی تھی جیسے کسی مسافر کو اسکی وہ منزل مل گئی ہو جس کا راستہ بھی اسکو معلوم نہ ہو! اور اس دن کے بعد اسکو اپنی بیوقوفی پر ہنسی آئی کہ وہ نجانے کتنی ہی بار قرآن کو پڑھ چکی تھی دیکھ چکی تھی لیکن کبھی اس نے اس کے الفاظ پر غور نہیں کیا۔ اسنے کبھی یہ جاننے کی کوشش نہ کی کہ قرآن کا موضوع انسان کیسے ہے! لیکن اس وقت اسکو اس بات کی سمجھ آئی!

وقت گزرتا گیا اور وہ جس نے پہلے خود کو حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا تھا اب اس میں اتنی ہمت آ گئی تھی کہ وہ حالات کو اپنے مطابق ڈھال لیتی! اب اسکو اپنے جذبات پر قابو پانا آ

گیا۔ اسکو پتا لگ گیا کہ ہر کوئی آپکا راز دار نہیں ہوتا سوائے اللہ کے! تو اب وہ اپنی تمام
باتیں صرف اللہ کو بتاتی۔

مانا کہ تم ہو میری ایک خوبصورت سی خواہش
لیکن ہو ہر خواہش کی تکمیل ضروری تو نہیں
(کائنات شاہد)

لیکن ایک بات جو اس کو کافی محسوس ہوتی وہ یہ کہ جب کبھی کوئی عید کا یا کوئی بھی اس طرح کا
موقع آتا تو سب کے پاس انکے بابا ہوتے لیکن اس کے پاس سوائے یادوں کے کچھ
نہیں! اس صورتحال میں اس میں احساس محرومی جاگ جاتا لیکن پھر وہ آسمان کی طرف
دیکھتی کہ اللہ تو ہے نہ اس کے لیے! اور پھر آہستہ آہستہ اس میں احساس محرومی ختم ہو گیا

کیونکہ اسنے سوچا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی والدنہ تھے اور وہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں تو مجھے غم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں!

پھر ایک روز اس پر ایک اور انکشاف ہوا کہ 'کو لڑکی یا عورت خود کو ڈھانپ کر نہیں رکھتی تو روز قیامت اس سے جڑے مردوں سے اس بارے میں سوالات ہونگے!' یہ سننے کے بعد اسکو پہلا خیال آیا کہ کیا اس کے والد سے بھی یہ سوال کیا جائے گا؟ کیا انکی وفات کے بعد بھی وہ انکے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہے؟ تو جواب میں دل اور دماغ نے کہا: "ہاں! ان سے بھی سوال کیا جائے گا، اور تم انکی وفات کے بعد بھی ان کے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہو!" یہ خیال ہی اس کے لیے تکلیف دہ تھا کہ وہ اپنے والد کی وفات کے بعد بھی انکے لیے تکلیف کا باعث بن سکتی ہے! تو اس خوف سے اس نے خود کو ڈھانپا شروع کیا، خود کو ہر بری اور غلیظ نظروں سے بچانے کی کوشش کی! لیکن یہ بھی ایک اور امتحان تھا کہ اب وہ اگر اپنی روزمرہ کی زندگی میں خود کو ڈھانپ کر رکھے گی تو یہ تو منافقت ہوگی کہ وہ کسی تقریب میں اپنی زینت ظاہر کرے! اب اگر وہ کسی تقریب میں ایسے جاتی تو اس کو اپنا آپ

جھوٹ لگتا! اپنا آپ کھوٹا لگتا! کیا وہ ساری زندگی خود سے جھوٹ بولے گی اس طرح؟ جواب میں دل اور دماغ دونوں خاموش تھے! یہ تو اس پر انحصار کرتا تھا کہ وہ کیا چنتی ہے؟ اب ایک دفعہ پھر اس نے اس سوال کے جواب کی تلاش شروع کی اور اس کا جواب اس کو 'سورت النور اور سورت الاحزاب' میں ملا۔ اب کی بار جب اس کو اس قدر واضح جواب ملا تو وہ پھر سے شرمندہ ہو گئی! لیکن پھر اس نے اپنے رب کی بات مانی کیونکہ ایک وہی ذات ہے جو اس کو بنا کسی غرض سے بے لوث محبت کرتی ہے! تو پھر وہ کیوں اس کی بات نہ مانتی؟ ایک بار پھر دل اور دماغ نے اس بات میں اسکا ساتھ دیا اور اس نے ہر تقریب میں بھی خود کو لوگوں کی نظروں سے محفوظ رکھا۔

اس بات بھی ایک اور نیا محاذ آ گیا کہ بقول ہر کسی کے نقابی لڑکیاں صرف محدود سوچ رکھتی ہیں! اب اسے اس سوچ کو بدلنا تھا! اور اس نے دین اسلام اور جدیدیت کو ساتھ لے کر چلنا شروع کر دیا۔ اس نے اب کی بار قرآنی آیات کو سائنٹیفکلی لے کر چلنا شروع کر دیا۔

Clubb of Quality Content

اب جب کوئی اسے کہتا کہ تم اپنے کزنوں سے کیوں پردہ کرتی ہو؟ تو وہ اس کے جواب میں سورت النور کی آیت رکھ دیتی کہ کو یہ حکم تو اللہ کا ہے میرا نہیں! اور پھر سب بھی خاموش ہو گئے! پھر وہ ہر جگہ گھومنے جاتی نقاب کے ساتھ! اپنی ہر خواہش کو پورا کرتی اور اس طرح اس نے اپنے گرد نواح کے لوگوں کی سوچ تبدیل کی کہ نقابی لڑکیوں کا مائنڈ سیٹ محدود نہیں ہوتا بلکہ آپ سب کا مائنڈ سیٹ محدود ہے! آپ سب دین اسلام اور جدیدیت کے کانسیپٹ سے محروم ہیں ہم نقابی لڑکیاں نہیں! اور اس طرح اس کے گرد و نواح میں بہت سے لوگوں میں بھی خود کو ڈھانپنے اور رب کا حکم ماننے کی خواہش جاگی!

کس قدر خوبصورت احساس ہوتا ہے نہ جب آپ کسی کے لیے راہ راست کا سبب بنیں۔

وہ جو پہلے محفلوں سے دور بھاگنے لگ پڑی تھی اب وہ پھر سے محفلوں کی رونق بن گئی۔ اب وہ پھر سے اپنی چلبلی حرکتوں کی طرف لوٹ آئی۔ اس کا اعتماد پھر سے بحال ہو گیا، لیکن اب وہ خود کو بھی وقت دیتی تھی۔ کچھ لمحے تنہائی میں خود کے ساتھ گزارتی تھی اور اپنی اصلاح کرتی تھی۔

دنیا کا سب سے عقلمند وہ شخص ہے جو سب سے پہلے خود کی اصلاح کرتا ہے۔

اور اس طرح اب اسکی زندگی بالکل مطمئن ہو گئی! لیکن اب اس کے دماغ میں ایک نیا خیال آیا کہ جو غلطیاں اسنے کی وہ کوئی اور نہ کرے! اس کے لیے اب اسکو اپنا تجربہ لوگوں تک پہنچانا تھا اس لیے اس نے لکھنا شروع کر دیا! اس نے اس کے لیے قلم سنبھالا! اور لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانا شروع کر دیا!

اپنے اس پورے سفر میں جو بات اس نے سیکھی وہ یہ تھی کہ:

"جب آپکے دل کا موسم خزاں ہو تو باہر کی بہاریں بھی افسردہ کرتی ہیں لیکن اگر اس صورتحال میں اپنی صلوت کے ساتھ برداشت کے راستے پر چل پڑو یعنی کے صبر کرو تو آپ اللہ کی حکمت عملی کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہو! اور اس طرح زندگی کے وہ لمحات بھی خوبصورتی سے گزر جاتے ہیں۔ اس نے سیکھا کہ خود کو حالات کے دھارے پر جو لوگ چھوڑ جاتے ہیں وہ دنیا کی ریس میں کہیں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں! اور دنیا انکو قبول بھی نہیں

کرتی !اسلیے حالات جیسے بھی ہوں صبر کرو،اللہ کی رضا میں راضی ہو !اس کے فیصلوں کے آگے سر خم کردو تو زندگی بہت خوب صورت اور بہت سکون ہو جاتی ہے !"

اس سارے سفر کے بعد اب وہ لڑکی زندگی کی طرف انتہائی خوبصورتی کے ساتھ لوٹی !وہ جس کے بولنے سے پہلے سب عاجز آجاتے تھے اب وہی کہتے تھے کہ تم بہت پیارا بولتی ہو !وہ جو پہلے خود سر ہوا کرتی تھی اب عاجزی اسکی زندگی کا حصہ بن گئی کیونکہ وہ جانتی تھی' کبر کی چادر صرف اللہ کو زیب دیتی ہے !"

یہ سب سوچتے ہوئے جب فجر کی اذان ہوئی اس کو معلوم نہ ہوا لیکن جب اس کے کانوں میں آواز پڑی:

حی علی الصلاۃ حی علی الصلاۃ

حی علی الفلاح حی علی الفلاح

تو اسکو ہوش آیا۔ماضی کی کتاب کی ورک گردانی کرتے ہوئے جب فجر کی اذان ہو گئی اس کو تو اپنی بے خبری پر حیرانی ہوئی۔ لیکن ماضی کی کتاب کو ٹٹولتے ہوئے اس کو ادراک ہوا کہ وہ تو 'صبر' کرنے والی لڑکی ہے اور اس کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اس کے خواب میں اس کے والد آئے ہیں! تو اس نے پھر آسمان کی طرف دیکھا اور ایک مسکان نے اسکے چہرے کا احاطہ کیا۔

"دل نجانے کتنا ہی غمگین کیوں نہ ہو اور آنکھ پر نم کیوں نہ ہو ہم زبان سے وہی کہیں گے جسپر ہمارا رب ہم سے راضی رہے".

یہ سوچ کر اس نے وضو بنایا اور پھر سے فجر کی نماز ادا کی اور دعا میں اب وہ اپنے رب سے کچھ کہہ رہی تھی۔

فرض تب آنسوؤں کے سجدے ہوتے ہیں

نادلز کلب
Clubb of Quality Content

بلند جب آزمائش کی اذان ہوتی ہے

کس قدر مشکل ہوتا ہے ضبط کا یہ وضو سنبھالنا

جب معلوم ہو جائے کہ صبر کی نماز لمبی ہوتی ہے

تمت بالخیر!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842